بدلتی دنیا میں
عورت کا بدلتا
کردار

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

نائب قیمہ حلقہ خواتین جماعت اسلامی
سابقہ ممبر پارلیمنٹ و اسلامی نظریاتی کونسل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروگرام:

بدلتی دنیا میں عورت کا بدلتا کردار اور ہماری ذمہ داریاں

خواتین سیشن (دوسرا حصہ)	ڈاکٹر رخسانہ جبیں ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی	بدلتی دنیا میں عورت کا بدلتا کردار اور ہماری ذمہ داریاں	ساڑے 3 گھنٹے
	ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی	پروگرام کا مقصد، تعارف	15منٹ
	میزبان: زرافشاں فرحین	مذاکرہ Parenting	55منٹ
	صباء ثاقب، شازیہ عبدالقادر	AI + Social Media	15منٹ
	ڈاکٹر رخسانہ جبین	اختتامی کلمات	15منٹ

(دورانیہ ایک گھنٹہ چالیس منٹ)

1۔ پروگرام کا مقصد، تعارف:

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

خاندانیت Familyism	مادیت پرستی معاشی دوڑ	Parenting	AI سوشل میڈیا	چیلنجز کو Indicate کرنا
کو ایجوکیشن	بچے کی تربیت	Addiction	Atheism	طبقاتی نظام تعلیم
بدلتی دنیا بدلتی اقدار	Success Stories	حقوق نسواں نسائیت	ازدواجی زندگی کے مسائل	مرد کی قوامیت

2۔ Parenting:

مذاکرہ:

میزبان: زرافشاں فرحین

شرکاء: عافیہ سرور، عاصمہ عمران، صائمہ شبیر، عائشہ اخلاق، ہاجرہ شاہد

:Parenting(2A)

مذاکرہ:

میزبان:نائلہ بتول

شرکاء: صدف افتخار،طیبہ حمید، عظمیٰ عارف،

راحیلہ ارم،عافیہ سرور

:Parenting(2B)

مذاکرہ:

میزبان: قرۃ العین

شرکاء: حمیرا جاوید، فرحانہ قاسم، فائقہ، نوشین، عافیہ سرور

سوالات مذاکرہ بدلتی دنیا میں عورت کا کردار

"1--دنیا بہت تیزی سے بدل رہی ہے اس تبدیلی کے اثرات کیا عورت پر بھی اثر انداز ہو رہے ہیں۔۔۔؟؟ کیا اثرات آپ محسوس کرتی ہیں.

2--کیا ان تبدیلیوں کے اثرات خاندان پر بھی نظر آتے ہیں خصوصاً کون سے عوامل خاندان کے ادارے کو متاثر کر رہے ہیں۔

3--اج کی نسل نو خصوصا لڑکیاں کن مسائل و مشکلات کا شکار نظر آتی ہیں؟؟

4---ہمارا نظام تعلیم اور تعلیمی ادارے کس طرح نوجوان نسل پر اثر انداز ہوتے ہیں کیا نظریاتی اعتبار سے آج کا نوجوان ذہنی انتشار کا شکار ہے یا مطمئن؟

5--جدید دور میں تربیت اولاد کیسے کریں کچھ رہنمائی دیں۔

6--قوامیت ایک بڑا چیلنج ہے ورکنگ ویمن ہو یا ہاؤس وائف اپ انکو کیا رہنمائی دیں گی۔

7--کیا آج کی تحریکی خاتون مثالی ماں" ہے۔۔۔یا معاشرتی تبدیلیوں کے آگے بے بس ہے نہیں تو کیسے بن سکتی ہے؟

تحریکی دائرے میں کسی مثالی ماں" کی تصویر جو آپکے ذہن میں ابھرتی ہو

1:: اس تربیت گاہ کی ایک خوبصورت بات

2:: آپ حلقہ خواتین کو تین سال میں کون سے تین کام تجویز کرتی ہیں؟؟

3:: جماعت کو حلقہ خواتین کے بیانیہ کی بہتری کے لیے کون سے دو کام کرنے چاہیں ؟؟؟

3۔ AI + Social Media

صباء ثاقب، شازیہ عبدالقادر

4۔ اختتامی کلمات: ڈاکٹر رخسانہ جبین

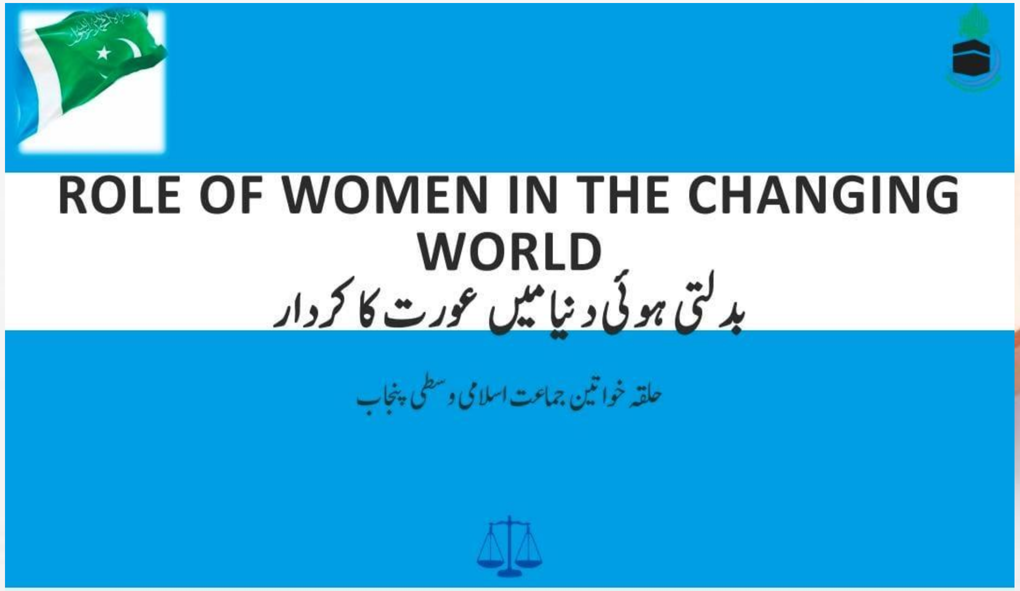

عورتوں کی عالمی کانفرنسیں

1972ءکے اوائل میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1975ء کو عورتوں کا عالمی سال قرار دیا اور میکسیکو میں پہلی خواتین کی عالمی کانفرنس منعقد کی۔ اس کانفرنس کے منعقد ہوتے ہی عورت کے لئے مساوات، ترقی اور امن خوشنما نعروں میں دستاویزات تیار ہونا شروع ہو گئیں۔ 1976ء سے 1985ء تک کی دہائی کو اقوامِ متحدہ کی عورت کے لئے خصوصی دہائی کے طور پر منایا گیا۔ 1980ء میں ڈنمارک کے شہر کوپن ہیگن میں عورتوں کی عالمی کانفرنس کی منعقد کی گئی اور اس میں مساوات کے نعرے کو زیادہ بامعنی بنانے کی کوشش کی گئی کہ عورت ہر لحاظ مرد کے برابر ہے 1985 میں کینیا کے شہر نیروبی میں تیسری دفعہ عورتیں اکٹھی ہوئیں اور انہوں نے مساوات اور ترقی کی راہوں پر چلنے کا عزم کا اعادہ کیا نیروبی میں آگے بڑھنے کی حکمت عملی اپنائی گئی اور ہر پانچ سال بعد عورتوں کی عالمی کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا گیا اس کو NFLS کا عنوان دیا گیا یعنی Nairobi Forward Looking Strategies اسے اقوامِ متحدہ میں عورتوں کے لئے ایک تاریخی موڑ کا نام دیا گیا 1990ء میں اس دستاویز کو مزید حکمتِ عملیوں سے مزین کیا گیا اور 1995ء میں بیجنگ میں چوتھی عالمی کانفرنس کے انعقاد کی تیاریوں کو شروع کیا گیا۔

CEDAW

سیڈا عورتوں سے برتے جانے والے امتیاز کے خاتمے کے لیے منعقدہ اجلاس کا نام ہے۔ یہ بین الاقوامی معاہدہ 1979ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں بحث کے لیے منظور ہوا۔ جسے عورتوں کے حقوق کا بین الاقوامی بل کہا گیا۔ اسے تین دسمبر 1981 میں قانونی حیثیت دی گئی اور 189 ممالک نے اس کی توثیق کی۔

CEDAW کی دفعات

1۔ اس کی پہلی شق درج ذیل حوالوں سے عورتوں کے خلاف امتیاز کی وضاحت کرتی ہے، جنس کی بنیاد پر کوئی بھی امتیاز، اخراج یا پابندی جو عورتوں کی شناخت، تفریح یا عمل کو رد کرتی ہو یا ان کی خانگی حالت سے قطع نظر مرد اور عورت کی برابری کی بنیاد پر سیاسی، معاشی، سماجی، ثقافتی، شہری یا کسی اور میدان میں انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کو متاثر کرتی ہو۔[3]

2۔ دوسری شق یہ تقاضا کرتی ہے کہ توثیق کرنے والے تمام ممالک یہ ارادہ ظاہر کریں گے کہ وہ اپنی مقامی قانون سازی میں جنس پر مبنی مساوات کو جگہ دیں گے، اپنے قوانین میں سے تمام امتیازی شقوں کو ختم کریں گے اور عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کے خلاف تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ٹربیونل اور عوامی ادارے بنائیں گے اور عورتوں کے خلاف افراد، تنظیموں اور کاروباری اداروں کی طرف سے امتیاز برتنے کی کسی بھی صورت کے خاتمے کے لیے اقدامات کریں گے۔[3][3]

3۔ تیسری شق میں اس ضرورت پر زور دیا گیا کہ ریاستیں سیاسی، سماجی، معاشی اور ثقافتی میدانوں میں عورتوں کو مرد سے برابری کی بنیاد پر ہر انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کی ضمانت دیں گے۔[3]

4۔ چوتھی شق یہ بتاتی ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان میں طے شدہ برابری کے مقصد کے تحت اٹھائے جانے والے خاص اقدامات کو اپنانا امتیاز نہیں سمجھا جائے گا مزید یہ کہ حاملہ کے لیے مخصوص تحفظ کو جنسی امتیاز نہیں سمجھا جائے گا۔[3]

5۔ پانچویں شق ریاستوں سے متقاضی ہے کہ وہ کمزور ہونے کی بنیاد پر رواجوں اور تعصبات کے خاتمے کے لیے یا مرد اور عورت کے روایتی کردار یا ایک کی برتری کے خاتمے کے لیے اقدامات اٹھائیں گی علاوہ ازیں اس نے ریاستوں کو یہ بھی کہا کہ بچوں کو پالنے اور ان کی پرورش میں مرد اور عورت کی ذمہ داری برابر ہوں گی۔[3]

6۔ شق 6 تو کو ممنون بناتی ہیں کہ وہ سب عورتوں کی ذمہ داری اور عصمت فروشی کے ذریعے استحصال کی ہر سورت کے خاتمے کے لیے قانون سازی سمیت تمام ناصر اقدامات اٹھائیں۔[3]

7۔ شق سات عورتوں کے حق رائے دہی ان کی حکومت عوام اور ملک کی سیاسی زندگی سے متعلق نیم سرکاری اداروں اور تنظیموں میں شمولیت یقینی بنانے کی ہے۔[3]

8۔ آٹھویں شق یہ کہتی ہے کہ ریاستیں عورتوں کو عالمی سطح پر اپنے ممالک کی نمائندگی کرنے اور عالمی تنظیموں میں کام کرنے کے برابر مواقع کی ضمانت دے دی گئی۔[3]

9۔ نویں شق ریاستوں کو یہ حکم دیتی ہے کہ عورتوں کو یہ حق بھی کہ وہ اپنے بچوں کی قومیت سمیت اپنی قومیت کو بحال رکھنے واپس لینے یا بدلہ بدلنے کا حق رکھتی ہیں۔[3]

10۔ دسویں شق تعلیم میں برابری کے مواقع دینے کی ضرورت پر زور دیتی ہے اور مخلوط تعلیم کی حوصلہ افزائی کرتی ہے یہ کھیلوں وظیفوں اور گرانٹ تک برابر رسائی کو یقینی بنانے اور اس کے ساتھ طالبات کے اداروں سے اخراج کی شرح کو کم کرنے پر زور دیتی ہے۔[3]

11۔ گیارہویں شق عورتوں کے لیے کام کرنے کے حق کے حوالے سے ہے یہ برابر کام کے لیے برابر معاوضہ تنخواہ کے ساتھ چھٹی تنخواہ کے ساتھ یا تمام قابل ل تقابل سماجی فوائد کے بغیر کسی باقاعدہ ملازمت کے نقصان درجہ بندی یا سماجی الاؤنس کے نقصان کے کے آج کی چھٹی کا حق دیتی ہے جس کی عمل یا شادی کی وجہ سے ملازمت سے برطرفی کو ممنوع قرار دیتی ہے۔ امتیاز کے خاتمے کے لیے ضروری اقدامات اٹھائیں۔[3]

12۔ بارہویں شق عورتوں کو معاشی اور سماجی زندگی میں برابری کے حقوق خاص کر خاندانی فوائد بینک سے قرضوں کے حصول اور دوسرے معاشی مالیاتی فوائد کے لیے اور تفریحی سرگرمیوں کی لو اور ثقافتی زندگی کے تمام دوسرے پہلوؤں میں شرکت کے حقوق کی ضمانت دیتی ہے۔[3]

13۔ تمام ممالک وہ تمام اقدام کریں گے جو اقتصادی، معاشی اور سماجی میدانوں میں عورتوں سے امتیاز کو ختم کر سکیں اور مردوں اور عرتوں کے لئے برابری کی بنیاد پر یکساں حقوق فراہم کریں۔

۱۔ خاندانی مراعات کا حق
۲۔ بینکوں ست قرضوں اور رہن اور دیگر مالی مفادات کے حصول کا حق
۳۔ کھیلوں تفریح سرگرمیوں اور تمام ثقافتی امور میں شرکت کا حق

14۔ چودھویں شق دیہاتی عورتوں اور ان کے خاص مسائل اور تحفظ کی فراہمی سے متعلق ہے یہ ترقی کے منصوبوں میں عورتوں کی شرکت مناسب صحت کی سہولیات تک رسائی تمام معاشرتی سرگرمیوں میں شرکت ذریعہ آمدن تک رسائی اور مناسب زندگی کے حالات سے لطف اندوز ہونے کو یقینی بناتی ہے۔[3]

15۔ پندرھویں شق ریاستوں کو پابند بناتی ہے کہ وہ قانون کے سامنے مرد کے ساتھ عورتوں کو برابر حقوق کی ضمانت دی بشمول مردوں کے برابر ایک قانونی سہولت ہے یہ اس بہت کہا وعدہ بھی کرتی ہے کہ مردوں اور عورتوں کو نقل و حرکت کی آزادی کے برابر حقوق دیے جائیں آئے آئے۔[3]

16۔ سولھویں شق خاندانی رشتوں اور شادی کے حوالے سے تمام معاملات میں عورتوں کے ساتھ کسی قسم کے امتیاز ہیں رات کرتی ہیں خاص طور پر یہ مردوں اور عورتوں کو شادی کرنے اور اپنا شریک سفر انھوں نے شادی کرنے اور اس کے خاتمے کے برابر حقوق دیتی ہے اور اسی طرح بطور والدین بھی برابر حقوق دیتی ہے اپنے بچوں میں وقفے اور تعداد کی ذمہ داریوں کے حوالے سے آزادانہ فیصلے کے برابر حقوق شوہر اور بیوی کے ذاتی حقوق بشمول خاندانی نام پیشہ اور کام ہے کرنے کے حوالے سے دونوں کے لیے ملکیت حصول انتظام وانصرام تفریح وجائداد کی فروخت کے برابر حقوق بھی دیتی ہے۔[3]

سیڈا کی دفعہ نمبر 17 تا 30 ریاستوں پر لازم کرتی ہے کہ وہ ملکی سطح پر ایک رپورٹ پیش کریں گے جس میں ان اقدامات کی نشاندہی کی جائے گی جو انہوں نے کنونشن کی شقوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کئے ہوں گے۔

بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن کا تعارف

1995ء میں چین کے شہر بیجنگ میں اقوام متحدہ کے زیرِاہتمام عورتوں کا سب سے بڑا عالمی اجتماع ہوا اور اسے شرکا اور اس کے نتائج اور اس کے نتیجے میں تیار ہونے والی دستاویز بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن، غرض ہر اعتبار سے کامیاب ترین کانفرنس سے یاد کیا جاتا ہے۔ اسے 189 ملکوں کے نمائندگان نے شرکت کا اعزاز بخشا تھا۔ اس کے بھی بنیادی طور پر 3 ہی شعار تھے۔ مساوات، ترقی اور امن مگر اس دستاویز BPFA کو ان الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔

It is an agenda for woman empowerment.

This official document has become the most important guidline document, a blue print for empowering women the world over.

Twelve Critical Areas

1. Women and Poverty — عورت اور غربت
2. Education and training of women — عورت کی تعلیم و تربیت
3. Women and health — عورت اور صحت
4. Violence against women — عورت پر تشدد
5. Women and armed conflict — عورت اور مسلح تصادم
6. Women and the economy — عورت اور معیشت
7. Women in power and decision making — عورت فیصلہ سازی اور اختیارات
8. Institutional mechanism for the advancement of women — عورت اور ادارہ جاتی نظام
9. Human Rights of Women — عورت کے انسانی حقوق
10. Women and Media — عورت اور ذرائع ابلاغ
11. Women and Environment — عورت اور ماحول
12. The Girl Child — نوعمر لڑکی

پاکستان نے ان 12 نکات میں ایک اور عنوان کا بھی اضافہ کیا۔

Women with disabilities — معذور عورت

MDG's

Millinium Development Goals

8اہداف (گولز)

گول نمبر۱۔ غربت اور بھوک کا خاتمہ

1990ء اور 2015ء کے درمیان ان لوگوں کی تعداد کو نصف کے قریب کرنا، جن کی آمدن ایک ڈالر روزانہ سے کم ہے۔ یعنی ماہوار تقریباً دو ہزار۔ بھوکے افراد کی تعداد کو بھی کم کرنا۔

گول نمبر۲۔ یونیورسل پرائمری تعلیم کا حصول

2015ء تک تمام بچے اور بچیوں کا پرائمری تعلیم کے حصول کو لازمی قرار دیا جائے۔

گول نمبر۳۔ صنفی مساوات ہو اور عورت کو با اختیار بنانا

لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم میں مساوات ہو اور عورتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کا خاتمہ

گول نمبر۴۔ بچوں کی شرح اموات کو کم کرنا۔

1990ء اور 2015ء کے درمیان بچوں کی شرح اموات کو دو تہائی تک کم کر دینا۔

گول نمبر۵۔ ماؤں کی صحت کو بہتر بنانا، زچگی میں شرح اموات کو کم کرنا۔

گول نمبر۶۔ Hiv ایڈز، ملیریا اور دوسری مہلک بیماریوں کا مقابلہ کرنا۔

گول نمبر۷۔ ماحول کو بہتر بنانا

قدرتی وسائل کے ضیاع کو روکنا، پینے کا پانی مہیا کرنا اور گندے پانی کے محفوظ نکاس کا نظام بنانا۔

گول نمبر۸۔ عالمی ترقی کے لیے شراکت کے رویوں کو بہتر بنانا۔

ترقی پذیر اور غیر ترقی یافتہ اقوام کے لیے تجارت کے دروازے کھولنا۔ قرضوں کی ادائیگی کے لیے ماحول کو بہتر بنانا۔ قرضوں کی شرائط نرم کرنا۔ نوجوانوں کے لیے مفید ہنر والی تعلیم و تربیت، نئی ٹیکنالوجی سے اقوام کو مستفید کرنا۔ مہلک بیماریوں سے نجات کے لیے دواؤں کی فراہمی۔

SUSTAINABLE DEVELOPMENT GOALS

1 NO POVERTY

2 ZERO HUNGER

3 GOOD HEALTH AND WELL-BEING

4 QUALITY EDUCATION

5 GENDER EQUALITY

6 CLEAN WATER AND SANITATION

7 AFFORDABLE AND CLEAN ENERGY

8 DECENT WORK AND ECONOMIC GROWTH

9 INDUSTRY, INNOVATION AND INFRASTRUCTURE

10 REDUCED INEQUALITIES

11 SUSTAINABLE CITIES AND COMMUNITIES

12 RESPONSIBLE CONSUMPTION AND PRODUCTION

13 CLIMATE ACTION

14 LIFE BELOW WATER

15 LIFE ON LAND

16 PEACE, JUSTICE AND STRONG INSTITUTIONS

17 PARTNERSHIPS FOR THE GOALS

SUSTAINABLE DEVELOPMENT GOALS

جماعتِ اسلامی اور عورت کی ترقی کے اہداف

- ویمن اینڈ فیملی کمیشن
- عورت اور تعلیم
- عورت اور میڈیا
- عورت اور صحت
- عورت اور بین الاقوامی تعلقات
- عورت اور سیاست
- عورت اور خدمت
- عورت اور لٹریچر

ویمن اینڈ فیملی کمیشن

- ورکنگ ویمن
- لیگل ایڈ
- ول فورم
- گوشہ عافیت
- فلاح خاندان
- عورت اور بچے

عورت اور تعلیم

جامعۃ المحصنات

کمیونٹی سکولز

عورت
اور
میڈیا

- نشرواشاعت
- حریم ادب
- سوشل میڈیا
- پرنٹ میڈیا
- الیکٹرنک میڈیا

خواتین کا عالمی دن

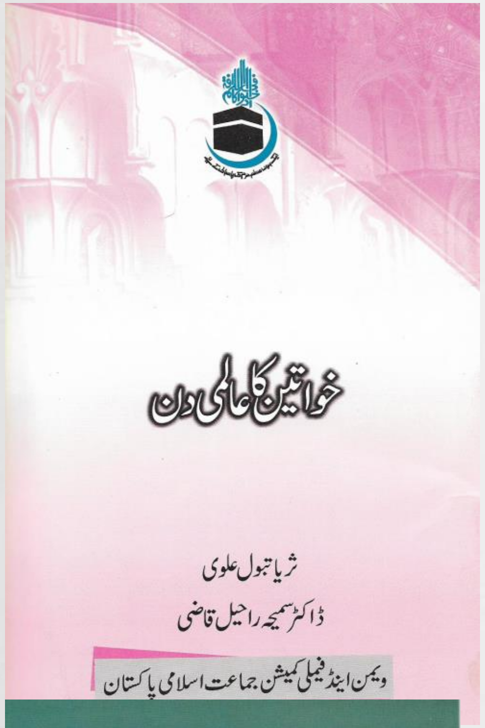

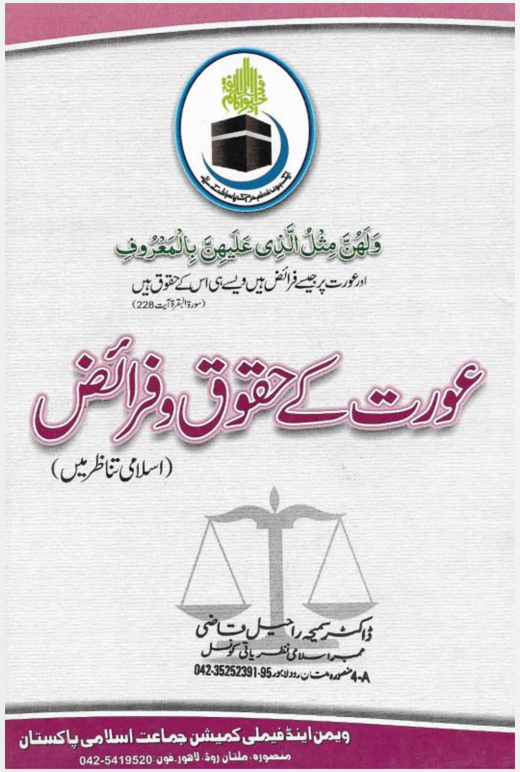

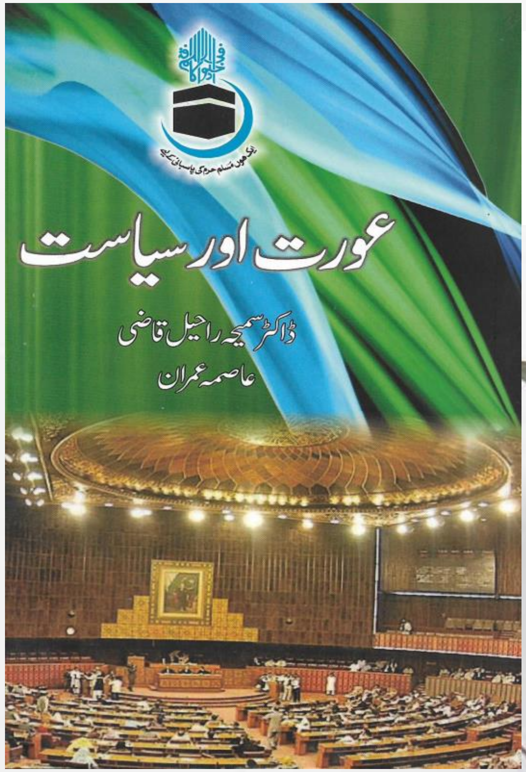

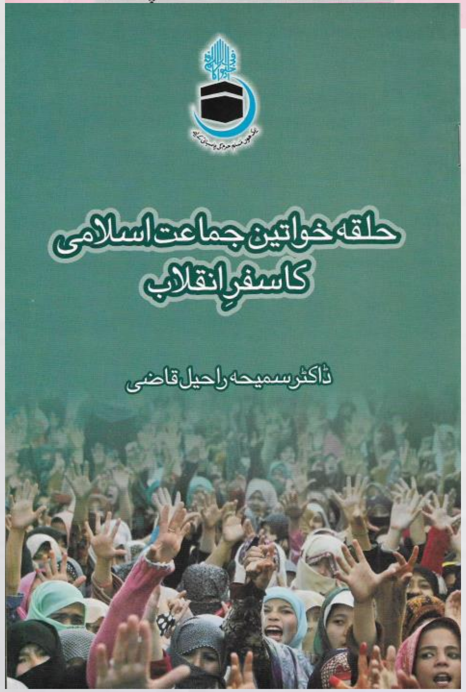

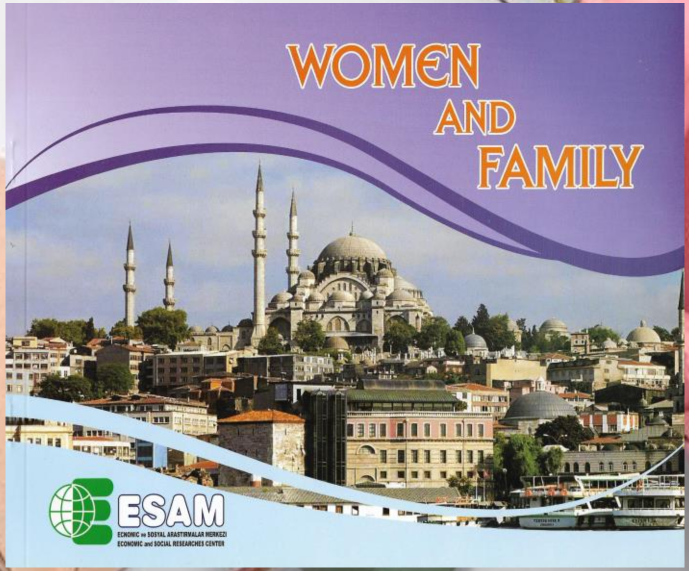

ویمن اینڈ فیملی کمیشن
جماعت اسلامی پاکستان

International Conference
Report
Women!
"Pillars of Civilization"
女人 - 文明的支柱
Kadınlar! Medeniyetlerin Sütunları
les femmes! piliers de civilisations
"عورت! تہذیبوں کا ستون" | "المرأة أساس الحضارة" | "زن ستون تمدن‌ها"

قافلہ رواں ہے
ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

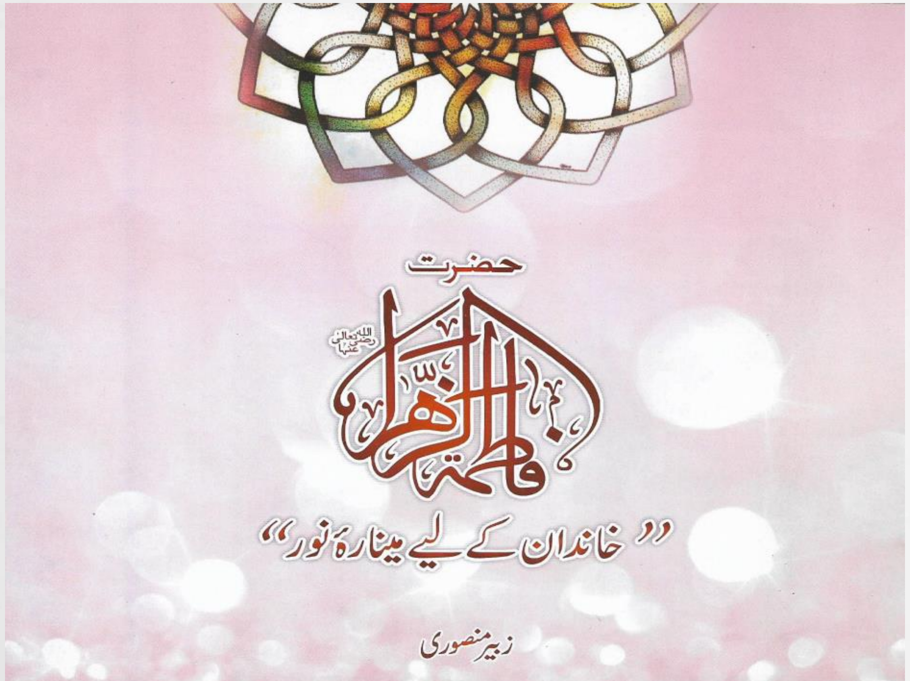
حضرت
فاطمۃ الزہراء
"خاندان کے لیے مینارۂ نور"
زبیر منصوری

8 MARCH
INTERNATIONAL
WOMEN'S DAY
خاندانِ نبوتؐ کی خواتین اور کربلا کی شہزادی
حضرت
زینب
صبر و شجاعت کی بے مثل راہنما
ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

اُمّ المؤمنین
حضرت
عائشہ
"خزینۂ علم و دانش"
زبیر منصوری

حضرت
خدیجۃ الکبریٰ
ایمان و وفا کی ساتھی
زبیر منصوری

عالمی یوم حجاب

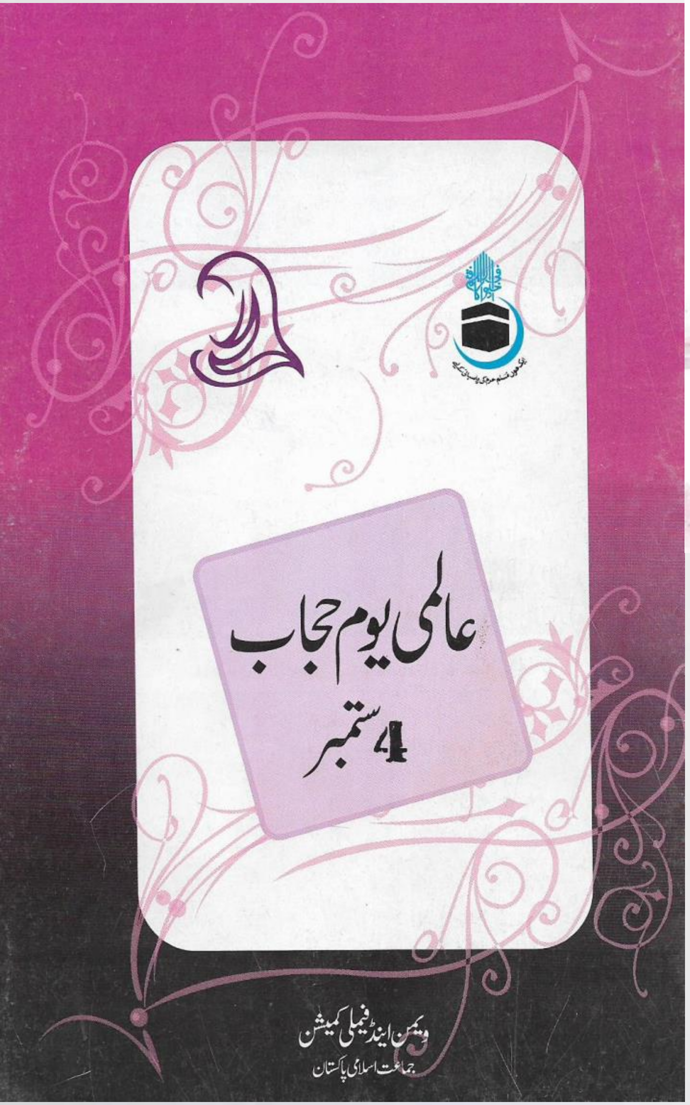

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	4 ستمبر عالمی یوم حجاب کی تاریخ	6
2	یوم حجاب کے لیے ہدایات	11
3	حجاب کا سفر (رپورٹ 1999ء)	15
4	حجاب کی تاریخ (رپورٹ 2002ء)	22
5	یوم حمایتِ حجاب (رپورٹ 2004ء)	23
6	قواریر فیشن (رپورٹ 2005ء)	25
7	قواریر (رپورٹ 2007ء)	29
8	قواریر حجاب سینٹر (رپورٹ 2008ء)	36
9	حجاب ہمارا شعار (رپورٹ 2009ء)	42
10	قواریر (رپورٹ 2010ء)	46
11	Sacred Pearls Camp (رپورٹ 2011ء)	56
12	عالمی یوم حجاب اور وزیراعظم ہاؤس (رپورٹ 2012ء)	63
13	حجاب اور کارپوریٹ اخلاقیات (رپورٹ 2013ء)	66
14	حجاب اور یوتھ کیمپ بھوربن (رپورٹ 2014ء)	71
15	حجاب پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت (رپورٹ 2015ء)	73
16	حجاب میرا انتخاب (رپورٹ 2016ء)	75
17	حجاب امن اور حفاظت کی علامت (رپورٹ 2017ء)	77
18	حجاب نقیبِ انقلاب (رپورٹ 2018ء)	91
19	یوم حجاب! فلسطین اور کشمیر کے نام (رپورٹ 2019ء)	98
20	حجاب نوجوان اور سماجی رویے (رپورٹ 2020ء)	110
21	عکس نامہ 2005ء	149
22	عکس نامہ 2008ء	151
23	عکس نامہ 2009ء	153
24	عکس نامہ 2011ء	154
25	عکس نامہ 2012ء	157
26	عکس نامہ 2014ء	160
27	عکس نامہ 2015ء	162
28	عکس نامہ 2016ء	165
29	عکس نامہ 2017ء	167
30	عکس نامہ 2018ء	173
31	عکس نامہ 2019ء	174
32	عکس نامہ 2020ء	184
33	گیلری	195
34	وہ ہیرے ہوں، جواہر ہوں	204
35	جو حجاب کو قید سمجھتے ہیں	205
36	حجاب کی تاریخ، مذہب کی تاریخ ہے	206
37	ترانہ ، تاریخ ہے حجاب	207

عورت اور لٹریچر

ہماری مطبوعات

۱ نیا دور، نئے چیلنجز اور مسلمان عورت
۲ عورت اور حقِ تعلیم
۳ عورت اور خود مختاری
۴ عورت اور سیاسی حقوق
۵ عورت اور ازدواجی حقوق
۶ انسانی آبادی طاقت یا خطرہ
۷ عورت اور حقِ ملکیت
۸ عورت کے لیے عالمی منصوبہ اور ہماری ذمہ داریاں
۹ قتلِ غیرت
۱۰ خواتین کا عالمی دن
۱۱ اسلامی قانونِ وراثت اور خواتین
۱۲ اسلام کا نظامِ کفالت
۱۳ اسلام میں عورت کی سیاسی نمائندگی
۱۴ منتخب خواتین نمائندگان کے لیے لائحہ عمل
۱۵ خواتین کی فلاح کا منصوبہ
۱۶ حدود قوانین (حقائق و اعتراضات کا جائزہ)
۱۷ Hudood laws debates
۱۸ Hudood laws and NGO's
۱۹ حدود ترمیمی بل کیا ہے؟ ایک تجزیاتی مطالعہ
۲۰ تحفظ حقوق نسواں بل اور قرآن و سنت
۲۱ حدود قوانین کا میڈیا ٹرائل
۲۲ حدود قوانین کے خلاف مہم حقائق مضمرات
۲۳ حدود قوانین میں ترمیم کا بل ۲۰۰۶ء ایک جائزہ
۲۴ حدود قوانین اور این جی اوز پراپیگنڈے کی حقیقت
۲۵ حدود قوانین سرکاری اور اسلامی موقف کا جائزہ
۲۶ تحفظ حقوق نسواں بل ۲۰۰۶ء قرآن و سنت کی عدالت میں
۲۷ اسلامی تناظر میں وعورت کے حقوق و فرائض
۲۸ ازدواجی زندگی کے مسائل اور مشکلات کا ممکنہ حل
۲۹ میاں بیوی کے حقوق و فرائض
۳۰ ملازمت پیشہ خواتین پر تجزیاتی رپورٹ
۳۱ Women, Family and Islam
۳۲ قانون توہینِ رسالتؐ
۳۳ رشتہ داروں کے حقوق و فرائض
۳۴ حق مہر
۳۵ خاندانی نظام کا استحکام
۳۶ زوجین کی مصالحت میں خاندان کا کردار
۳۷ ایک معلّمہ کی فریاد
۳۸ مسلمان خواتین کے لیے کھیل اور تفریح
۳۹ اک قابل رشک کردار ڈاکٹر فوزیہ ناہید مرحومہ
۴۰ عالمی یوم حجاب
۴۱ میراتھن ریس، ماں، تعلیم، قرآن کے حقوق
۴۲ خوشگوار ازدواجی زندگی، حجاب سٹیکرز
۴۳ کشمیری خواتین کی دردناک اپیل

ویمن اینڈ فیملی کمیشن کے زیرِ اہتمام مختلف موضوعات پر تحقیقی رپورٹس بھی شائع ہوئیں جن میں بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن کا جائزہ، حدود لاز، Women and Family، گھریلو تشدد، مختاراں مائی کیس اور عورت کے حقوق پر مشتمل تجزیاتی رپورٹس شامل ہیں۔

ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی پاکستان

منصورہ ملتان روڈ لاہور فون: 042-35419520-4 فیکس: 042-35432194 ویب: www.jamaatwomen.org

Design By: ART & STYLEZ Communication 0300-8071120 artandstylez@gmail.com

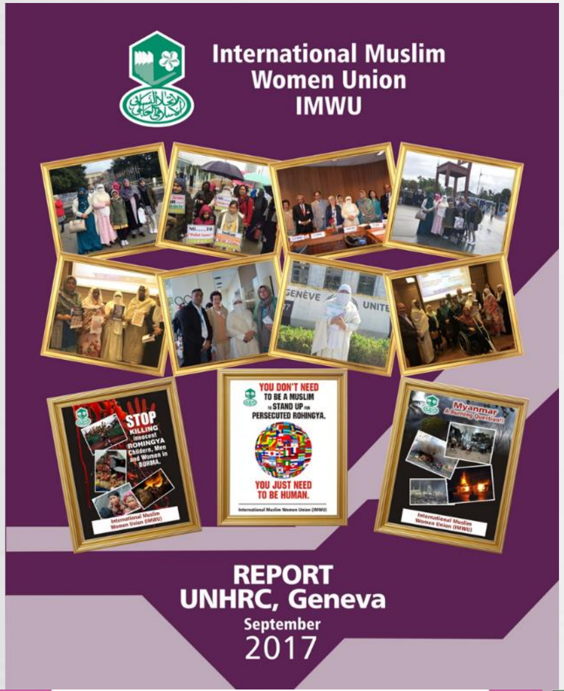
International Muslim
Women Union
IMWU
YOU DON'T NEED TO BE A MUSLIM TO STAND UP FOR PERSECUTED ROHINGYA.
YOU JUST NEED TO BE HUMAN.
STOP KILLING
REPORT
UNHRC, Geneva
September
2017

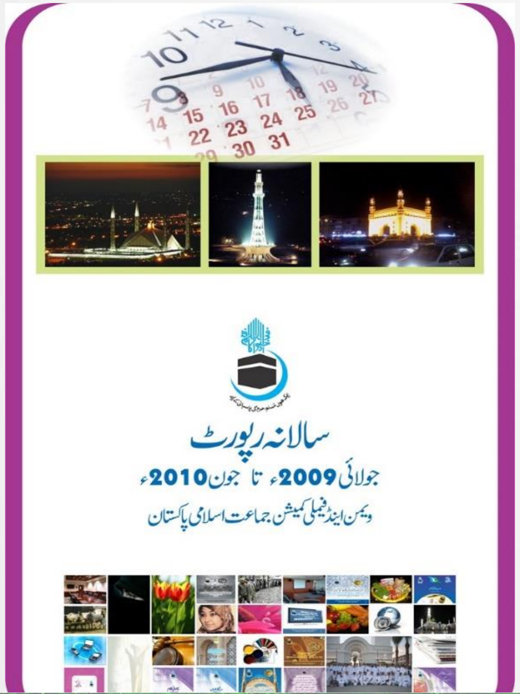
سالانہ رپورٹ
جولائی 2009ء تا جون 2010ء
ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی پاکستان

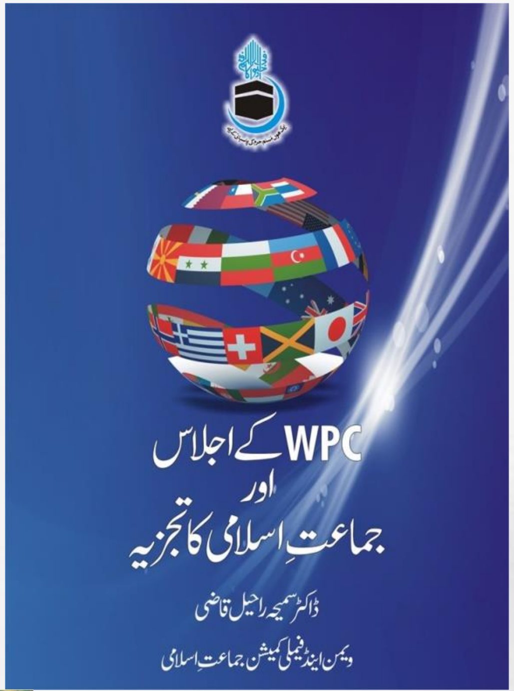
WPC کے اجلاس
اور
جماعتِ اسلامی کا تجزیہ
ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی
ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعتِ اسلامی

خواتین کے حقوق کا تحفظ
ویمن اینڈ فیملی کمیشن
جماعت اسلامی
Celebrating
International
HIJAB DAY
4th September
خواتین کی فلاح کا منصوبہ
Women and Family Commission Jamaat-e-Islami Pakistan
اقبال، بیداری کی لہریں اور عورت
CEDAW
6 سالہ کارکردگی
کے نمایاں پہلو
جولائی 2008ء تا جون 2014ء

سالانہ کارکردگی رپورٹ
جولائی 2012ء تا جون 2013ء
ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی
صدر
ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی پاکستان
Celebrating
International
HIJAB DAY
4th September
Women and Family Commission Jamaat-e-Islami Pakistan

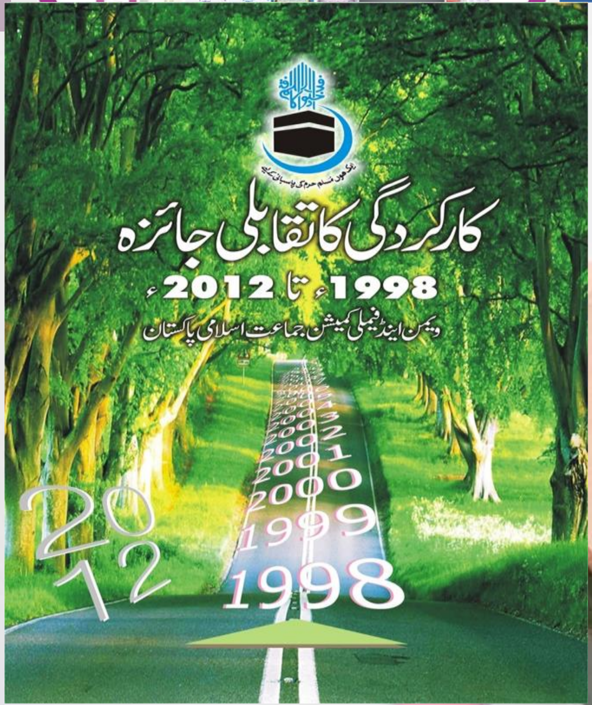
کارکردگی کا تقابلی جائزہ
1998ء تا 2012ء
ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی پاکستان
2012
1998

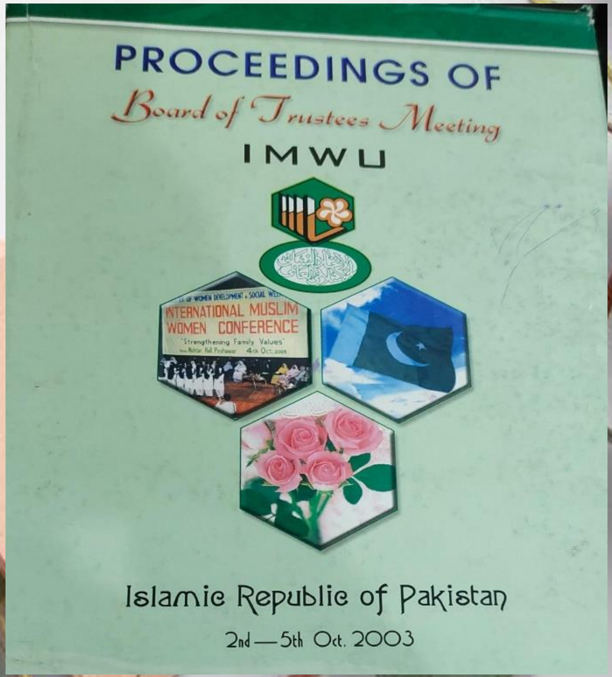
PROCEEDINGS OF
Board of Trustees Meeting
IMWU
INTERNATIONAL MUSLIM
WOMEN CONFERENCE
"Strengthening Family Values"
Islamic Republic of Pakistan
2nd — 5th Oct. 2003

سالانہ رپورٹ
جولائی 2010ء تا جون 2011ء
ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی پاکستان

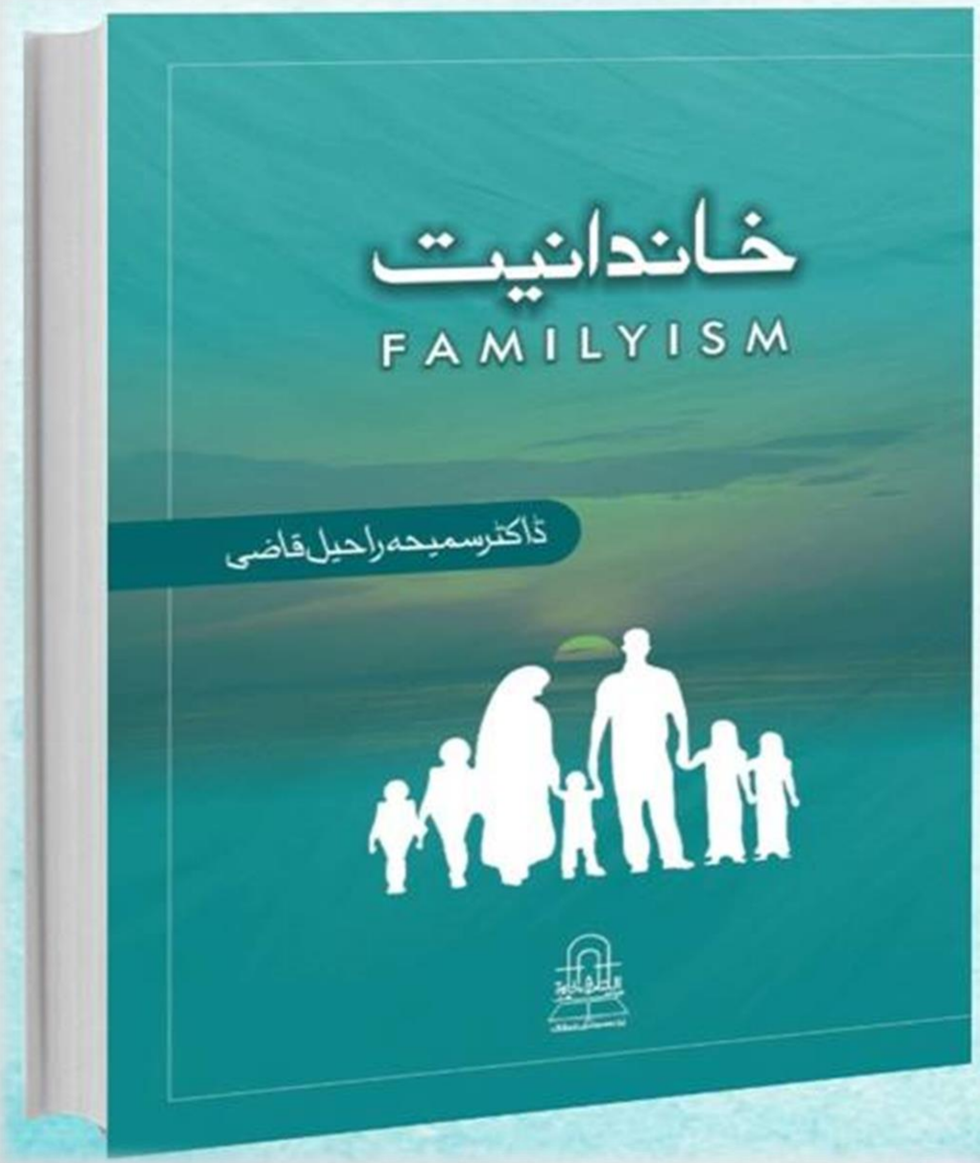

ہم خاندان کے زبردست وکیل اور عالمی سطح پر تحفظ خاندان کے طاقت ور نگہبان کے طور پر سامنے آئیں

سید سعادت اللہ حسینی

امیر جماعت اسلامی ہند

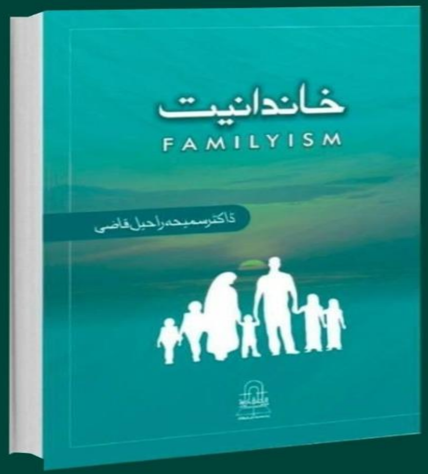

مستحکم خاندان اور خاندانی سکون، آنے والے زمانوں میں اسلام کی بہت بڑی قوت اور اسلام کی کشش کا ایک اہم سبب ثابت ہوگا،

یاد رکھیے، خاندان، اسلام کا آخری قلعہ ہے۔ مغربی دنیا کے بعد مشرقی دنیا میں بھی خاندان کے ادارے کا قتل عام شروع ہو چکا ہے۔ جاپان اور جنوب مشرق ایشیا تو بہت پہلے ہی شکار ہو چکے ہیں۔ اب بڑی تیزی سے چین، ہندوستان، عرب اور دیگر بڑے مسلم ممالک کے شہری علاقوں میں بھی روایتی مشرقی جنسی اخلاقیات، زبردست انحطاط کی شکار ہیں اور یک نفری خاندان، (Single parent family)، بن باپ کے بچے، ہم جنس خاندان، بنا شادی کے عارضی جوڑے، وغیرہ جیسی اصطلاحات ان شہروں کے لیے اجنبی نہیں رہیں۔ مگر دوسری طرف خود مغربی ملکوں میں کئی دانشور اب یہ بات ثابت کرر ہے ہیں کہ: "مستحکم خاندان کے بغیر معاشرے کی ترقی و استحکام ممکن نہیں"۔

ان حالات میں مستحکم خاندان اور خاندانی سکون، آنے والے زمانوں میں اسلام کی بہت بڑی قوت اور اسلام کی کشش کا ایک اہم سبب ثابت ہوگا، کیونکہ اس بکھری ہوئی صورتحال کو سنبھالنے کے لیے ویسا طاقت ور بیانیہ اور نظام دوسروں کے ہاں ناپید ہے۔ چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خاندان کے زبردست وکیل اور عالمی سطح پر تحفظ خاندان کے طاقت ور نگہبان کے طور پر سامنے آئیں۔ خاندان کی اہمیت پر مؤثر کتابیں لکھی جائیں اور اس بات کو مستحکم سائنسی دلائل سے ثابت کیا جائے کہ خاندان، انسانی معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے اور یہ کہ خاندان کا بس ایک ہی مطلب ہے، اور وہ یہ ہے کہ مرد و عورت کے روایتی طور پر مخصوص صنفی اور سماجی کرداروں کو تسلیم کیا جائے اور اس بنیاد پر قانونی طور پر تسلیم شدہ مرد شوہر اور عورت بیوی مل کر اپنے بچوں کی پرورش کریں۔ نام نہاد غیر روایتی خاندان سے، خاندان کی تشکیل اور انسانی تہذیب کی تعمیر کا کوئی مقصد حاصل نہیں ہوسکتا، اور خاندان کی بقا کوئی راستہ اسلامی اخلاقیات کے سوا ممکن نہیں ہے۔

CSW
مشاہدات وتاثرات
ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی پاکستان

بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن
جائزہ رپورٹ
مرتبہ: ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

اقبال، عورت
اور
بیداری کی لہریں
ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی
سابقہ ممبر پارلیمنٹ و اسلامی نظریاتی کونسل

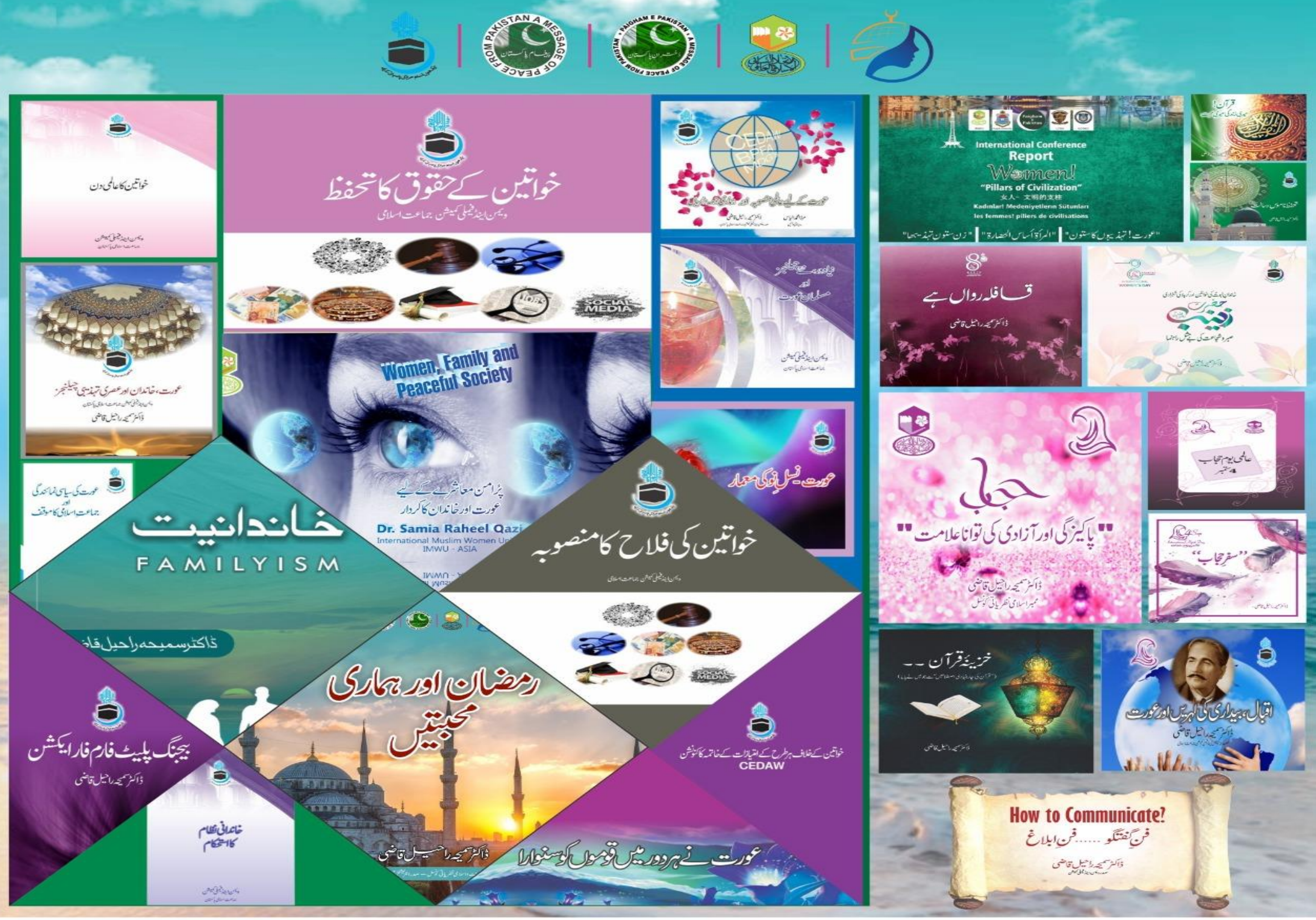

9-A Mansoorah Multan Road Lahore. | +92 304 4477656 | http://drsamiaraheelqazi.com/

ادارہ معارف اسلامی لاہور

منزل تمہاری ہے

اگر تم دل گرفتہ ہو کہ
تم کو ہار جانا ہے
تو پھر تم ہار جاؤ گے
اگر خاطر شکستہ ہو کہ تم
کچھ کر نہیں سکتے تو
یقیناً کر نہ پاؤ گے
یقین سے عاری ہو کر
منزلوں کی سمت چلنے
سے کبھی منزل نہیں ملتی
کبھی کنکر کے جتنے حوصلے
والوں سے بھاری سل نہیں ہلتی
زمانے میں ہمیشہ کامیابی
ان کے حصے میں ہی آتی ہے
جو اول دن سے اپنے ساتھ
عزم مصمم لے کر چلتے ہیں
کہ جنکے دل میں عزم و حوصلہ
اک ساتھ پلتے ہیں
اگر تم چاہتے ہو کامیاب و کامراں ہونا
تو بس رخت سفر میں
تم یقین و عزم کی مشعل جلا رکھنا
سفر دشوار تر ہو تب بھی
ہمت و حوصلہ رکھنا
سفر آغاز جب کرنا تو بس سمجھ لینا
کہ جہاں میں کامیابی کی
یقین والوں سے یاری ہے
اگر تم بھی یقین رکھو تو پھر منزل تمہاری ہے
(محمد احمد)